سیدنا عیسیٰ المسیح کی انجیل شریف

٢٧ پاروں میں سے ١٥ واں پارہ

رسولِ مقبول حضرتِ پولوس کا حضرتِ تیمتیھس کو تبلیغی خطِ اوّل

رکوع ١

(١) پولوس کی طرف سے جو ہمارے منجی پروردگار اور ہمارے امید گاہ سیدنا عیسیٰ مسیح کے حکم سے سیدنا عیسیٰ مسیح کا رسول
ہوں۔(٢) تیمتھیس کے نام جو ایمان کے لحاظ سے میرا سچا فرزند ہے مہربانی اور اطمینان پروردگار اور ہمارے آقا و مولا سیدنا عیسیٰ مسیح کی
طرف سے تمہیں حاصل ہوتا رہے۔

جھوٹی تعلیم کے خلاف انتباہ

جس طرح میں نے مکدنیہ جاتے وقت تمہیں نصیحت کی تھی کہ افسس میں رہ کر بعض شخصوں کو حکم کردو کہ اور ہر طرح کی تعلیم نہ دیں۔(٤)
اور ان کہانیوں اور بے انتہا نسب ناموں پر لحاظ نہ کریں جو تکرار کا باعث ہوتے ہیں اور اس انتظام الہیٰ کے موافق نہیں جو ایمان پر مبنی ہے
اسی طرح اب بھی کرتا ہوں ۔(٥) حکم کا مقصد یہ ہے کہ پاک دل اور نیک نیت اور بے ریا ایمان سے محبت پیدا ہو۔(٦) ان کو چھوڑ کر
بعض بیہودہ بکواس کی طرف متوجہ ہوگئے ۔(٧) اور شریعت کے معلم بننا چاہتے ہیں حالانکہ جو باتیں کہتے ہیں اور جن کا یقینی طور سے
دعویٰ کرتے ہیں ان کو سمجھتے بھی نہیں۔(٨) مگر ہم جانتے ہیں کہ شریعت اچھی ہے بشرطیکہ کوئی اسے شریعت کے طور پر کام میں

لائے۔(۹) یعنی یہ سمجھ کر کہ شریعت دیانتداروں کے لئے مقرر نہیں ہوئی بلکہ بے شرع اور سرکش لوگوں اور بے دینوں اور گنہگاروں اور ناپاکوں اور رندوں اور ماں باپ کے قاتلوں اور خونیوں ۔(۱۰) اور حرام کاروں اور لونڈے بازوں اور بردہ فروشوں اور جھوٹوں اور جھوٹی قسم کھانے والے اور ان کے سوا صحیح تعلیم کے اور برخلاف کام کرنے والوں کے واسطے ہے۔(۱۱) یہ خدائِ مبارک کی بزرگی کی اس خوشخبری کے موافق ہے جو میرے سپرد ہوئی۔

(۱۲) میں اپنے طاقت بخشنے والے مولا اور آقا سیدنا عیسیٰ مسیح کا شکر کرتا ہوں کہ انہوں نے مجھے دیانتدار سمجھ کر اپنی خدمت کے لئے مقرر کیا۔(۱۳) اگرچہ میں پہلے کفر بکنے والا اور ستانے والا اور بے عزت کرنے والا تھا تو بھی مجھ پر رحم ہوا اس واسطے کہ میں نے بے ایمانی کی حالت میں نادانی سے یہ کام کئے تھے۔(۱۴) اور ہمارے آقا و مولا سیدنا عیسیٰ مسیح کی مہربانی اس ایمان اور محبت کے ساتھ جو سیدنا عیسیٰ مسیح میں ہے بہت زیادہ ہوا۔(۱۵) یہ بات سچ اور ہر طرح سے قبول کرنے کے لائق ہے کہ سیدنا عیسیٰ مسیح گنہگاروں کو نجات دینے کے لئے دنیا میں تشریف لائے جن میں سے سب سے بڑا میں ہوں۔(۱۶) لیکن مجھ پر رحم اس لئے ہوا کہ سیدنا عیسیٰ مسیح مجھ بڑے گنہگار میں اپنا کمال تحمل ظاہر کریں تا کہ جو لوگ ہمیشہ کی زندگی کے لئے ان پر ایمان لائیں گے انکے لئے میں نمونہ بنوں۔(۱۷) اب ازلی بادشاہ یعنی غیر فانی نادیدہ واحد پروردگار کی عزت اور تمجید ابد الآباد ہوتی رہے۔آمین۔

(۱۸) اے فرزند تیمتھیس ان پیشین گوئیوں کے موافق جو پہلے تمہاری بابت کی گئی تھیں میں یہ حکم تمہارے سپرد کرتا ہوں تا کہ تم ان کے مطابق اچھی لڑائی لڑتے رہو اور ایمان اور اس نیک نیت پر قائم رہو۔(۱۹) جس کو دور کرنے کے سبب سے بعض لوگوں کے ایمان کا جہاز غرق ہوگیا۔(۲۰) ان ہی میں سے ہمینس اور سکندر ہیں۔ جنہیں میں نے شیطان کے حوالہ کیا تا کہ کفر سے باز رہنا سیکھیں۔

رکوع ۲

(۱) پس میں سب سے پہلے یہ نصیحت کرتا ہوں کہ مناجاتیں اور دعائیں اور التجائیں اور شکر گزاریاں سب آدمیوں کے لئے کی جائیں۔(۲) بادشاہوں اور سب بڑے مرتبہ والوں کے واسطے اس لئے کہ ہم کمال دین داری اور سنجیدگی سے امن وآرام کے ساتھ زندگی گذاریں۔(۳) یہ ہمارے منجی خدا کے نزدیک عمدہ اور پسندیدہ ہے۔(۴)وہ چاہتے ہیں کہ سب آدمی نجات پائیں اور سچائی کی پہچان تک پہنچیں ۔ (۵) کیونکہ پروردگار ایک ہے اور پروردگار اورانسان کے بیچ میں درمیانی بھی ایک یعنی سیدنا عیسیٰ مسیح جو انسان ہیں۔ (۶)جنہوں نے اپنے آپ کو سب کے فدیہ میں دیا کہ مناسب وقتوں پر ان کی شہادت دی جائے ۔(۷) میں سچ کہتا ہوں کہ ۔ جھوٹ نہیں بولتا کہ میں اسی غرض سے تبلیغ کرنے والااور رسول اور مشرکین کو ایمان اور سچائی کی باتیں سکھانے والامقرر ہوا۔

(۸)پس میں چاہتا ہوں کہ مرد ہر جگہ بغیر غصہ اور تکرار کے پاک ہاتھوں کو اٹھا کر دعا کیا کریں۔ (۹)اسی طرح عورتیں حیا دار لباس سے شرم اور پرہیزگاری کے ساتھ اپنے آپ کو سنواریں نہ بال گوندھنے اور سونے اورموتیوں اور قیمتی پوشاک سے ۔(۱۰) بلکہ نیک کاموں سے جیسا خدا پرستی کا اقرار کرنے والی عورتوں کو مناسب ہے۔(۱۱) عورت کو چپ چاپ کمال تابع داری سے سیکھنا چاہیے۔ (۱۲) اورمیں اجازت نہیں دیتا کہ عورت سکھائے یا مرد پر حکم چلائے بلکہ چپ چاپ رہے ۔(۱۳) کیونکہ پہلے آدم بنایا گیااور اس کے بعد حوا۔ (۱۴) اورآدم نے فریب نہیں کھایا بلکہ عورت فریب کھا کر گناہ میں پڑگئی۔ (۱۵) لیکن اولاد ہونے سے نجات پائے گی بشرطیکہ وہ ایمان اور محبت اور پاکیزگی میں پرہیزگاری کے ساتھ قائم رہیں۔

رکوع ۳

(۱) یہ بات سچ ہے کہ جو شخص نگہبان کا عہدہ چاہتاہے وہ اچھے کام کی خواہش کرتاہے۔(۲) پس نگہبان کو بے الزام ۔ایک بیوی کا شوہر، پرہیزگار، متقی، شائستہ ، مسافر پرور اور تعلیم دینے کے لائق ہونا چاہیے۔ (۳) نشہ میں غل مچانے والا یا مارپیٹ کرنے والا نہ ہو بلکہ حلیم ہو۔ نہ تکراری نہ زردوست ۔ (۴) اپنے گھر کا بخوبی بندوبست کرتا اوراپنے بچوں کو کمال سنجیدگی سے تابع رکھتاہو۔(۵) (جب کوئی اپنے گھرہی کا بندوبست کرنا نہیں جانتا تو پروردگار کی جماعت کی خبر گیری کیونکر کرے گا؟)(۶) نومرید نہ ہوتا کہ تکبر کرکے کہیں ابلیس کی سی سزا نہ پائے۔ (۷) اور باہر والوں کے نزدیک بھی نیک کام ہونا چاہیے تاکہ ملامت میں اورابلیس کے پھندے میں نہ پھنسے۔(۸)اسی طرح خادموں کو بھی سنجیدہ ہونا چاہیے دوزبان اور شرابی اور ناجائز نفع کے لالچی نہ ہوں۔(۹)اور ایمان کے راز کو پاک دل میں حفاظت سے رکھیں۔ (۱۰) اور یہ بھی پہلے آزمائے جائیں۔ اس کے بعد اگر بے الزام ٹھہریں تو خدمت کا کام کریں۔(۱۱)اسی طرح عورتوں کو بھی سنجیدہ ہونا چاہیے۔ تہمت لگانے والی نہ ہوں بلکہ پرہیزگار اور سب باتوں میں ایمان دار ہوں۔(۱۲) خادم ایک ایک بیوی کے شوہر ہوں اوراپنے بچوں اور گھروں کا بخوبی بندوبست کرتے ہوں۔(۱۳) کیونکہ جوخدمت کا کام بخوبی انجام دیتے ہیں وہ اپنے لئے اچھا مرتبہ اور اس ایمان میں جوسیدنا مسیح پرہے بڑی دلیری حاصل کرتےہیں۔

(۱۴) میں تمہارے پاس جلد آنے کی امید کرنے پر بھی یہ باتیں تمہیں اس لئے لکھتا ہوں ۔(۱۵) کہ اگرمجھے آنے میں دیر ہو تو تمہیں معلوم ہوجائے کہ پروردگار کے گھر یعنی زندہ رب العالمین کی جماعت میں جو حق کا ستون اور بنیاد ہیں کیونکر برتاؤ کرناچاہیے۔
(۱۶)اس میں کلام نہیں کہ دین داری کا بھید بڑاہے یعنی
وہ جو جسم میں ظاہر ہوئے

اور روح میں سچے ٹھہرے
اور فرشتوں کو دکھائی دیئے
اور مشرکین میں ان کی تبلیغ ہوئی
اور دنیا میں ان پر ایمان لائے
اور بزرگی میں اوپر اٹھائے گئے۔

رکوع ۴

(۱) لیکن روحِ پاک صاف فرماتے ہیں کہ آئندہ زمانوں میں بعض لوگ گمراہ کرنے والی روحوں اور شیاطین کی تعلیم کی طرف متوجہ ہو کر ایمان سے سرکش ہوجائیں گے۔ یہ ان جھوٹے آدمیوں کی منافقت کے باعث ہوگا جن کا دل گویا گرم لوہے سے داغا گیا ہے۔(۳) یہ لوگ بیاہ کرنے سے منع کریں گے اور ان کھانوں سے پرہیز کرنے کا حکم دیں گے جنہیں پروردگار نے اس لئے پیدا کیا ہے کہ ایمان دار اور حق کے پہچاننے والے انہیں شکر گزاری کے ساتھ کھائیں۔ (۴) کیونکہ پروردگار کی پیدا کی ہوئی ہر چیز اچھی ہے اور کوئی چیز انکار کے لائق نہیں بشرطیکہ شکر گزاری کے ساتھ کھائی جائے۔(۵)اس لئے کہ پروردگار اور دعا سے پاک ہوجاتی ہے۔

(۶) اگر تم بھائیو! کو یہ باتیں یاد دلاؤ گے تو سیدنا مسیح کا اچھا خادم ٹھہرو گے اور ایمان اور اس اچھی تعلیم کی باتوں سے جس کی تو پیروی کرتا آیا ہے پرورش پاتا رہے گا۔ (۷) لیکن بیہودہ اور بوڑھیوں کی سی کہانیوں سے کنارہ کرو اور دین داری کے لئے ریاضت کرو۔(۸) کیونکہ جسمانی ریاضت کافائدہ کم ہے لیکن دین داری سب باتوں کے لئے فائدہ مند ہے اس لئے کہ اب کی اور آئندہ کی زندگی کاوعدہ بھی اسی کے لئے ہے۔(۹) یہ بات سچ ہے اور ہر طرح سے قبول کرنے کے لائق۔(۱۰) کیونکہ ہم محنت اورجافشانی اسی لئے کرتے

ہیں کہ ہماری امید اس زندہ پروردگار پر لگی ہوئی ہے جو سب آدمیوں کا خاص کر ایمان داروں کا منجی ہے۔(۱۱) ان باتوں کا حکم اور تعلیم دے۔(۱۲) کوئی تمہاری جوانی کی حقارت نہ کرنے پائے بلکہ تم مومنین کے لئے کلام کرنے اور چال چلن اور محبت ، اور ایمان اور پاکیزگی میں نمونہ بنو۔(۱۳) جب تک میں نہ آؤں پڑھنے اور نصیحت کرنے اور تعلیم دینے کی طرف متوجہ رہو۔(۱۴) اس نعمت سے غافل نہ رہو جو تمہیں حاصل ہے اور نبوت کے ذریعہ سے بزرگوں کے ہاتھ رکھتے وقت تمہیں ملی تھی۔(۱۵) ان باتوں کی فکر رکھو۔ ان ہی میں مشغول رہو تاکہ تمہاری ترقی سب پر ظاہر ہو۔(۱۶) اپنی اور اپنی تعلیم کی خبرداری کرو۔ ان باتوں پر قائم نہ رہو کیونکہ ایسا کرنے سے تم اپنی اور اپنے سننے والوں کی بھی نجات کا باعث ہوگا۔

رکوع ۵

مومنین کی نئی ذمہ داریاں

(۱) کسی بڑے عمر رسیدہ کو ملامت نہ کرو بلکہ باپ جان کر نصیحت کرو۔(۲) اور جوانوں کو بھائی جان کر اور بڑی عمر والی عورتوں کو ماں جان کر اور جوان عورتوں کو کمال پاکیزگی سے بہن جان کر۔(۳) ان بیواؤں کی جو واقعی بیوہ ہیں عزت کرو۔(۴) اور اگر کسی بیوہ کے بیٹے یا پوتے ہوں تو وہ پہلے اپنے ہی گھرانے کے ساتھ دین داری کا برتاؤ کرنا اور ماں باپ کا حق ادا کرنا سیکھیں کیونکہ یہ پروردگار کے نزدیک پسندیدہ ہے۔(۵) جو واقعی بیوہ ہے اور اس کا کوئی نہیں وہ پروردگار پر امید رکھتی ہے اور رات دن مناجات اور دعاؤں میں مشغول رہتی ہے۔(۶) مگر جو عیش و عشرت میں پڑ گئی ہے وہ جیتے جی مر گئی ہے۔(۷) ان باتوں کا بھی حکم کرو تاکہ وہ بے الزام رہیں۔(۸) اگر کوئی اپنوں اور خاص کر اپنے گھرانے کی خبر گیری نہ کرے تو ایمان کا منکر اور بے ایمان سے بدتر ہے۔(۹) وہی بیوہ فرد میں لکھی جائے جو ساٹھ برس سے کم کی نہ ہو اور ایک شوہر کی بیوی ہوئی ہو۔(۱۰) اور نیک کاموں میں مشہور ہو۔ بچوں کی تربیت کی ہو۔ پردیسیوں کے ساتھ مہمان

نوازی کی ہو۔ پارساؤں کے پاؤں دھوئے ہوں۔ مصیبت زدوں کی مدد کی ہو اور ہر نیک کام کرنے کے درپے رہی ہو۔ (۱۱)مگر جو ان بیواؤں کے نام درج نہ کرو کیونکہ جب وہ سیدنا مسیح کے خلاف نفس کے تابع ہوجاتی ہیں تو بیاہ کرنا چاہتی ہیں۔ (۱۲)اور سزا کے لائق ٹھہرتی ہیں اس لئے کہ انہوں نے اپنے پہلے ایمان کو چھوڑ دیا۔ (۱۳)اوراس کے ساتھ ہی وہ گھر گھر پھر کر بیکار رہنا سیکھتی ہیں اور صرف بیکار ہی نہیں رہتیں بلکہ بک بک کرتی رہتی اور اوروں کے کام میں دخل بھی دیتی ہیں اور ناشائستہ باتیں کہتی ہیں۔(۱۴)پس میں یہ چاہتاہوں کہ جوان بیوائیں بیاہ کریں۔ ان کے اولاد ہو۔ گھر کا انتظام کریں اور کسی مخالف کو بد گوئی کا موقع نہ دیں۔(۱۵) کیونکہ بعض گمراہ ہو کر شیطان مردو کی پیروہوچکی ہیں۔(۱۶) اگر کسی مومن عورت کے ہاں بیوائیں ہوں تو وہی ان کی مدد کرے اورجماعت پر بوجھ نہ ڈالا جائے تاکہ وہ ان کی مدد کرسکے جوواقعی بیوہ ہیں۔

(۱۷) جو بزرگ اچھا انتظام کرتے ہیں۔ خاص کر وہ جو کلام سنانے اور تعلیم دینے میں محنت کرتے ہیں دوچند عزت کے لائق سمجھے جائیں۔(۱۸) کیونکہ کلامِ الہیٰ یہ کہتاہے کہ دائیں میں چلتے ہوئے بیل کا منہ نہ باندھنا اورمزدور اپنی مزدوری کا حق دار ہے۔(۱۹) جو دعویٰ کسی بزرگ کے برخلاف کیاجائے بغیر دویا تین گواہوں کے اس کو نہ سنو۔(۲۰) گناہ کرنے والوں کو سب کے سامنے ملامت کروتاکہ اوروں کو بھی خوف ہو۔(۲۱)پروردگار اورسیدنا عیسیٰ مسیح اور برگزیدہ فرشتوں کو گواہ کرکے میں تمہیں تاکید کرتاہوں کہ ان باتوں پر بلا تعصب عمل کرنا اور کوئی کام طرف داری سے نہ کرنا۔ (۲۲) کسی شخص پر جلد ہاتھ نہ رکھنا اور دوسروں کے گناہوں میں شریک نہ ہونا۔ اپنے آپ کو پاک رکھنا۔ (۲۳) آئندہ کو صرف پانی ہی نہ پیا کرو بلکہ اپنے معدہ اوراکثر کمزور رہنے کی وجہ سے ذرا سا رسِ انگور بھی کام میں لایا کرو۔(۲۴) بعض آدمیوں کے گناہ ظاہر ہوتے ہیں اور پہلے ہی عدالت میں پہنچ جاتے ہیں اور بعض کے پیچھے جاتے ہیں۔ (۲۵) اسی طرح بعض اچھے کام بھی ظاہر ہوتے ہیں اورجو ایسے نہیں ہوتے وہ بھی چھپ نہیں سکتے۔

رکوع ٦

(۱) جتنے نوکر جوئے کے نیچے ہیں اپنے مالکوں کو کمال عزت کے لائق جانیں تاکہ پروردگار کا نام اور تعلیم بدنام نہ ہو۔ (۲) اور جن کے مالک مومن ہیں وہ ان کو بھائی ہونے کی وجہ سے حقیر نہ جانیں بلکہ اس لئے زیادہ تر ان کی خدمت کریں کہ فائدہ اٹھانے والے مومن اور عزیز ہیں۔ تم ان باتوں کی تعلیم دو اور نصیحت کرو۔

(۳) اگر کوئی شخص اور طرح کی تعلیم دیتا ہے اور صحیح باتوں کو یعنی ہمارے آقا ومولا سیدنا عیسیٰ مسیح کی باتوں اور ان کی تعلیم کو نہیں مانتا جو دین داری کے مطابق ہے۔ (۴) وہ مغرور ہے اور کچھ نہیں جانتا بلکہ اسے بحث اور لفظی تکرار کرنے کا مرض ہے۔ جن سے حسد اور جھگڑے اور بدگوئیاں اور بدگمانیاں۔ (۵) اور ان آدمیوں میں ردوبدل پیدا ہوتا ہے جن کی عقل بگڑ گئی ہے اور وہ حق سے محروم ہیں اور دین داری کی نفع ہی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ (٦) ہاں دین داری قناعت کے ساتھ بڑے نفع کا ذریعہ ہے۔ (۷) کیونکہ نہ ہم دنیا میں کچھ لائے اور نہ کچھ اس میں سے لے جاسکتے ہیں۔ (۸) پس اگر ہمارے پاس کھانے پہننے کو ہے تو اسی پر قناعت کریں۔ (۹) لیکن جو دولت مند ہونا چاہتے ہیں وہ ایسی آزمائش اور پھندے اور بہت سی بے ہودہ اور نقصان پہنچانے والی خواہشوں میں پھنستے ہیں جو آدمیوں کو تباہی اور ہلاکت کے دریا میں غرق کردیتی ہیں۔ (۱۰) کیونکہ زر کی دوستی ہر قسم کی برائی کی جڑ ہے جس کی آرزو میں بعض نے ایمان سے گمراہ ہو کر اپنے دلوں کو طرح طرح کے غموں سے چھلنی کرلیا۔

(۱۱) مگر اے مرد خدا! تم ان باتوں سے بھاگو اور دیانتداری، دین داری، ایمان، محبت، صبر اور حلم کا طالب ہو۔ (۱۲) ایمان کی اچھی کشتی لڑو۔ اس ہمیشہ کی زندگی پر قبضہ کرلو جس کے لئے تم بلائے گئے تھے اور بہت سے گواہوں کے سامنے اچھا اقرار کیا تھا۔ (۱۳) میں اس پروردگار جو سب چیزوں کو زندہ کرتے ہیں اور سیدنا مسیح کو جنہوں نے پنطس پیلاطس کے سامنے اچھا اقرار کیا تھا گواہ کرکے تمہیں

تاکید کرتا ہوں۔ (۱۴) کہ ہمارے آقا ومولا سیدنا عیسیٰ مسیح کے اس ظہور تک حکم کو بے داغ اور بے الزام رکھو۔(۱۵) جسے وہ مناسب وقت پر نمایاں کریں گے جو مبارک اور واحد حاکم، بادشاہوں کے بادشاہ اور مولاؤں کے مولا ہیں۔ (۱۶) بقا صرف انہی کو ہے اور وہ اس نور میں رہتے ہیں جن تک کسی کی رسائی نہیں ہو سکتی نہ انہیں کسی انسان نے دیکھا اور نہ دیکھ سکتا ہے۔ ان کی عزت اور سلطنت ابد تک رہے آمین۔

(۱۷) اس موجودہ جہان کے دولت مندوں کو حکم دو کہ مغرور نہ ہوں اور ناپائیدار دولت پر نہیں بلکہ پروردگار پر امید رکھیں جو ہمیں لطف اٹھانے کے لئے سب چیزیں افراط سے عطا فرماتے ہیں۔(۱۸) اور نیکی کریں اور اچھے کاموں میں دولت مند بنیں اور سخاوت پر تیار اور امداد پر مستعد ہوں۔ (۱۹) اور آئندہ کے لئے اپنے واسطے ایک اچھی بنیاد قائم رکھیں تاکہ حقیقی زندگی پر قبضہ کریں۔

(۲۰) اے تیمتھیس اس امانت کو حفاظت سے رکھو اور جس علم کو علم کہنا ہی غلط ہے اس کی بے ہودہ بکواس اور مخالفت پر توجہ نہ کرو۔(۲۱) بعض اس کا اقرار کرکے ایمان سے سرکش ہوگئے ہیں۔

تم پر مہربانی ہوتی رہے۔